سوال

(163) قبل از وضوء یا غسل کے لیے کپڑے اتارنے کے بعد بسم اللہ پڑھنا لازمی ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا وضو کرنے سے پہلے ''بِسمِ اللّٰہِ'' پڑھنا لازم ہے۔ غسلِ جنابت یا عام غسل کے لیے کپڑے اتاردینے کے بعد بسم ا پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کوشش کرنی چاہیے کہ کپڑے اتارنے سے پہلے وضو کر لیا جائے۔ کپڑے اتار کر بھی بسم ا کا جواز ہے بشرطیکہ جگہ نجس نہ ہو۔ حدیث میں ہے:

'یَذکُرُ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ اَحیَانِہٖ' صحیح مسلم، بَابُ ذِکرِ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی حَالِ الجَنَابَةِ وَغَیرِہَا، رقم:۳۷۳، بحوالہ فتح الباری:۴۰۸/۱، سنن ابن ماجہ، رقم:۳۰۲

بصورتِ دیگر دل میں پڑھ لی جائے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی ''صحیح'' میں بایں الفاظ باب قائم کیا ہے۔

'بَابُ التَّسمِیَةِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَعِندَ الوَقَاعِ۔'

''یعنی تسمیہ ہر حالت میں پڑھنی چاہیے اور جماع کے وقت بھی۔''

پھر دعائے جماع 'بِسمِ اللّٰہِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا...' صحیح البخاری، بَابُ مَا یَقُولُ إِذَا أَتَی أَہلَہٗ، رقم:٦٣٨٨ سے اولویت کی بناء پر ان کا استدلال ہے۔ ''فتح الباری'' میں ہے:

'لٰکِن یُستَفَادُ مِن بَابِ الاَولٰی، لِاَنَّہٗ اِذَا شَرَعَ فِی حَالَةِ الجِمَاعِ وَہِیَ مِمَّا اَمَرَ بِہٖ بِالصَّمتِ فَغَیرُہٗ اَولٰی۔' (1/٢٤٢)

تاہم فتاویٰ اسلامیہ (1/٢١٩) میں شیخ ابن عثیمین نے ترجیح اس بات کو دی ہے کہ ایسی حالت میں ''بِسمِ اللّٰہِ'' صرف دل ہی دل میں پڑھنی چاہیے۔ وجہِ استدلال یہ ہے کہ تسمیہ راجح قول کے مطابق واجبات سے نہیں بلکہ مستحبات سے ہے، لیکن شاہ ولی ا صاحب نے ''حجۃ اللہ البالغہ'' میں تسمیہ کو رکن یا شرط قرار دیا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو! (مرعاة المفاتیح: 1/٢٤٥۔٢٤٦)

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الطہارۃ : صفحہ :172

محدث فتویٰ